Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 1 (July-Sep 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Introduction and Methodology of the books of Takhreej by Imam Zailyee and Hafiz Ibn Hajar

امام زیلعیؒ اور حافظ ابن حجرؒ کی کتبِ تخریج کا تعارف اور منہج واسلوب

Shoaib Ahmad
Ph.D Scholar, Dept of Islamic Studies, Division of Islamic & Oriental Learning, University of Education, Lower Mall Campus, Lahore.
ORCID ID: 0009-0001-7987-6456
shoaibahmadjhuj@gmail.com

Dr. Muhammad Shafiq
HOD, Islamic Studies Deptt, Jinnah Islamia College of Commerce, Township, Lahore
ORCID ID: 0009-0005-2898-2311, shafiqkokab@gmail.com

Tauqir ul zaman
Lecturer Islamiat, Govt Associate College, Narang Mandi, Sheikhupura.
ORCID ID: 0009-0006-9422-3281, tauqirulzaman@gmail.com

Abstract

Acquiring proficiency in the sciences of "Takhreej and Usule Takhreej" is imperative for those dedicated to elucidating the teachings encapsulated in the Prophetic hadith. This involves a meticulous examination of the conditions and origins of each narration, whereby a comprehensive compilation of various methods and expressions pertaining to the relevant hadith facilitates the ascertainment of its authenticity or frailty. Mastery in the art of Takhreej holds profound significance for every disciple of Hadith, as it serves as the paramount tool in discerning the reliability of transmitted narratives. Its importance is undeniable, acknowledged by individuals of discernment who recognize its indispensability. The malevolent stratagems of hadith fabricators

CC BY

have historically posed grave threats to the unity of the Ummah. Yet, divine assurance prevails, as Allah Ta'ala, in safeguarding the integrity of the faith, endowed the imams with exceptional faculties of memory and fortitude. Through their unwavering commitment, they meticulously sieved through the fabrications and falsehoods, ensuring the preservation of the purity of the religious teachings.

Keywords: Hadith, Takhreej, Nasab Ul Raya, Talkhees Al Habeer, Sunat, Muhadas, Qanoon, Zad Al Matloob

تمہید

خدمتِ حدیث کے لیے جن علوم پر دسترس ہونا ضروری ہے ان میں سے ایک علم تخریج ہے۔ مراد وہ علم ہے جس کے ذریعے مصدر معلوم کرنے کا طریقہ اور متعلقہ روایت کے تمام طرق و الفاظ اکٹھے کر کے اس روایت پر صحت یا ضعف کا حکم لگانے کا ملکہ حاصل ہو۔ سنتِ رسول کی معرفت کے لیے یہ فن بنیادی کردار ادا کرتا ہے، بطورِ خاص موجودہ زمانہ میں علومِ شرعیہ سے تعلق رکھنے والے محققین کے لیے اس کی معرفت بے حد ضروری ہے۔ اس فن کے ذریعے حدیث کے دیگر علوم کی معرفت بھی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اسماء الرجال، جرح وتعدیل اور علل حدیث وغیرہ۔ اس علم کے ذریعے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مطلوبہ روایت کس حدیث کی کتاب میں کہاں پائی جاتی ہے۔ زیر نظر مقالہ میں دو کتبِ تخریج کا تعارف و منہج پیش کیا جائے گا۔ ان کتب کی شہرت کی وجہ سے ان کو بہت مقبولیت بھی حاصل ہے، ان میں سے ایک "تلخیص الجبیر" اور دوسری کتاب "نصب الرایۃ" ہے۔

علم تخریج کا تعارف

لفظ" تخریج "یہ " خَرَّجَ، یُخَرِّجُ" سے مصدر ہے، جس کا لغوی معنی نکالنا یا ظاہر کرنا ہے۔ چونکہ ایک چیز کو اس کی اصل جگہ سے نکالنا اور علیحدہ کرنا تخریج کہلاتا ہے۔ اسی لئے محدث کے حدیث کو کتب حدیث سے نکالنے اور علیحدہ کرنے کے عمل کو تخریج کہا جاتا ہے۔ چنانچہ امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ حدیث کے مصادر اصلیہ اور اس کے دیگر طرق کے ساتھ ساتھ اس کی صحت و ضعف کے اعتبار سے حکم لگانا (تخریج ہے)۔[1]

اس موضوع کے متعلق احمد بن محمد حسنی ادریسی مغربی اپنی کتاب "حصول التفریج باصول التخریج" میں تخریج اور اصول تخریج کے علم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: حدیث کو ان کتب کی طرف منسوب کرنا جن میں بیان ہوئی ہو تخریج کہلاتا ہے۔ انکی صحت وضعف یا علل کو بیان کیا جائے یا صرف اصل کی طرف منسوب کر دیا جائے"۔[2]

"اصول تخریج" باعتبار مرکب اضافی :اس سے مراد وہ علم جس میں اصول و قوائد کی پہچان ہو جن کے ذریعے راوی اور حدیث

OPEN ACCESS

حالت، اسکا مخرج اور اس روایت کے طرق اور الفاظ اکٹھے کر کے اس روایت پر اس کی صحت کا یا ضعف کا حکم لگانے کا ملکہ حاصل ہو۔ بعض اہل علم نے اصول تخریج کی تعریف یوں کی ہے: کتبِ احادیث میں سے حدیث کے مصادر اصلیہ کو جاننا اور ان کو بیان کرنا اور بوقت ضرورت اس کے مرتبہ (صحت و ضعف) کو بیان کرنا۔[3] بعض کے نزدیک علم اصول تخریج کی تعریف یہ ہے "کتب حدیث میں سے کسی حدیث کے مصادر پر اطلاع پانا اور بوقتِ ضرورت اس کے مرتبہ کو بیان کرنا۔[4]

حاصل کلام یہ ہے کہ تخریج کے علم سے اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ وہ بات کس کتاب سے نقل کی گئی ہے اور اسے کس مصنف نے نقل کیا ہے۔ چنانچہ ہم اس کے تین ارکان بنا سکتے ہیں:

1: حدیث کے مصادر اصلیہ کو تلاش کرنا۔

2: مختلف سندوں کو اکٹھا کر کے متن اور سند کی تحقیق کرنا۔

3: حدیث کی صحت و ضعف کا حکم لگانا۔ علم تخریج کی ضرورت واہمیت

تخریج کے ذریعے بات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، ایسی بات کو لوگ مطمئن ہو کر قبول کرتے ہیں۔ پھر سب کو اس بات کے اصلی مصدر تک بھی رسائی ہو جاتی ہے۔ تخریج کے ذریعے ہی بسا اوقات کسی بات کے قبول یا رد کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ کسی کو اعتراض کا کوئی موقع نہیں ملتا۔ جبکہ اگر بلا تخریج و حوالہ لکھی گئی بات کی نہ تو اہمیت تصور کی جاتی ہے اور نہ ہی جلد اسے قبول کیا جاتا ہے بلکہ اکثر اسے رد کیا جاتا ہے۔ پھر تخریج کے ذریعے مطلوبہ بات کے سیاق و سباق تک بھی رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔

تخریج کے مختلف اسالیب

1. احادیث کی کتب میں اب "اطراف "کو بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ اس سے احادیث کی تلاش میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔ حدیث کے شروع کے دو یا تین الفاظ کو "اطراف" کہا جاتا ہے۔
2. حدیث اور فقہ کی کتب میں الگ الگ ابواب اور فصول قائم ہوتے ہیں۔ جس حوالہ کو تلاش کرنا ہو اس کے مضمون پر غور کیا جائے کہ اس کا تعلق کس کتاب، باب یا فصل سے ہو سکتا ہے، یوں بھی تخریج آسانی سے مل جاتی ہے۔ مثلاً کسی روایت میں نماز ، روزہ اور حج کے متعلق بات ہو رہی ہے تو وہ عموماً کتاب الصلاۃ، کتاب الصوم یا کتاب الحج میں مل جاتی ہے۔
3. جو مضمون تلاش کرنا ہو اس کے متعلق کتاب میں شامل فہرست کو سب سے پہلے اچھی طرح دیکھا جائے، پوری کتاب میں تلاش کرنے کی بجائے اس طرح نسبتاً آسانی ہو جاتی ہے۔
4. موجودہ دور میں مختلف قسم کے سافٹ ویئرز اور آن لائن لائبریریز موجود ہیں جن کی مدد سے حوالہ تلاش کرنا ہو یا تخریج کرنی ہو بہت آسانی ہو گئی ہے۔ جو بات تلاش کرنی ہو اس کا کوئی لفظ سرچ آپشن میں ڈالیں تو چند لمحوں بعد وہ چیز اپ کی آنکھوں کے سامنے ہو گی۔ چند ایک سافٹ ویئرز اور آن لائن مکتبوں کا تعارف درج ذیل ہے۔

CC BY

قرآن مجید کے متعلق سافٹ ویئرز:(1) "مكتبة التفسير وعلوم القرآن"(یہ تفسیر اور قرآن مجید کے حوالے سے بہت اچھا سوفٹ وئیر ہے) ۔(2) المارد المالکی (یہ قرآن مجید کی آیات تلاش کرنے کے حوالے سے بہترین ہے)۔(3) "المصحف الرقمی"(یہ سافٹ وئیر قرآن مجید کی سرچ کے حوالے سے بہترین ہے)۔

حدیث کے متعلق سافٹ ویئرز:(1) مكتبة الاخلاق والزہد۔(2) مكتبة السيرة النبوية۔(3) موسوعة الحديث الشريف۔ (4) مكتبة الفقه واصوله۔(5) مكتبة الاعلام والرجال۔ (6) المكتبة الوقفيه۔ (7) المكتبة الشامله(یہ ایک جامع لائبریری ہے۔اس میں کتب کا ذخیرہ ہی نہیں بلکہ اس کی سیٹنگ اپنے اپنے حساب سے بھی کی جاسکتی ہے)۔

5. آج کل کے دور میں انٹرنیٹ سب سے آسان اور سب سے جلدی حوالہ تلاش کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔آپ گوگل پر کوئی بھی لفظ لکھیں چند لمحوں بعد اس کے کافی سارے نتائج آپ کے سامنے ہوں گے یہ بہت آسان اور جدید ذریعہ ہے جس کے استعمال سے آپ مستفید ہوسکتے ہیں۔

نصب الراية (امام زیلعیؒ)

مصنف کے حالات زندگی:

آپ کا مکمل نام "حافظ متقن جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف زيلعي "لیکن مشہور زیلعی حنفی ہے۔آپ کو زیلعی "زَیلَع"(جو کہ حبشہ کے ساحلی علاقہ میں واقع ہے) شہر کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہتے ہیں،، وہاں ایک بندر گاہ بھی ہے جو موجودہ دور میں صومالیہ کا علاقہ ہے ۔[5] علامہ زیلعی نے جس ماحول میں پرورش پائی وہ علم ودانش کا ماحول تھاسب سے پہلے فقہ کا علم حاصل کیا اور اس میں مہارت بھی حاصل کی، اس کے بعد حدیث کا علم حاصل کیا اور اس وقت کے بڑے شیوخ سے حدیث کا سماع کیا اور حدیث کے علم کے فاضل ہوئے۔[6]

آپ نے جن اساتذہ سے علم حاصل کیا ان میں سے مشہور "کنز الدقائق" کے شارح علامہ فخر الدین زیلعی ہیں اور اس کے بعد قاضی علاء الدین ترکمانی کا نام بھی ان اساتذہ میں شامل ہے۔آپ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں کوئی حتمی بات نہیں ہے اس بارے کوئی قول نہیں ملا لیکن تاریخ وفات 762ھ ہے۔ کا شمار وقت کے بڑے بڑے علماء اور شیوخ میں ہوتا ہے۔ علماء سیر نے آپ کے علمی مقام کا اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو"الامام الحافظ"اور کسی نے "الشيخ الامام البارع"اور کسی نے العلامه ،المحدث" کے لقب سے نوازہ۔ تحصیل حدیث اور ہدایہ کی احادیث کی تخریج اور کشاف میں موجود احادیث کی تخریج سے آپ کے علمی مقام ومرتبہ اور حدیث میں دلچسپی اور مصروفیت کا اندازہ ہوجاتا ہے۔

آپ متن اور شرح حدیث کے ساتھ ساتھ احادیث کے مختلف طرق اور مختلف اسناد متعلق بھی گہرا علم رکھتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ جرح وتعدیل اور اسماء ورجال کا علم بھی رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا عبد الحیی لکھنوی اپنی کتاب"الفوائد

OPEN ACCESS
CC BY

البهیه" میں آپ کے علمی کمقام و مرتبہ کو کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:"و تخریج شاهد علی تبحره فی فن الحدیث و اسماء الرجال و وسعة نظره فی فروع الحدیث الی الکمال"[7] ترجمہ: انکی تخریج انکے فن حدیث اور اسماء ورجال کے علم پر شاہد ہے اور حدیث کی جزئیات و فروع میں گہری دلچسپی پر شاہد ہے"۔

اسی وجہ سے امام سیوطیؒ نے مصر کے بڑے بڑے علماء رجال میں ان کو ذکر کیا ہے۔امام زیلعیؒ در آصل حدیث اور فقہ میں زیادہ دلچسپی رکھتے تھے مگر دوسرے علوم سے بھی ان کی دلچسپی کم نہ تھی ۔علامہ ابو المحاسن جمال الدین ا"النجوم الزاهره" میں ان کے بارے میں لکھتے ہیں:"وکان فاضلا بارعا فی الفقه والاصول و الحدیث و النحو و العربیه و غیر ذالک"[8] آپ اصول، حدیث، فقہ، نحو اور عربی وغیرہ میں کمال مہارت رکھتے تھے"۔اسی وجہ سے تمام ارباب سیر نے آپ کے علمی انہماک اور اشتغال کا ذکر کیا ہے۔

امام زیلعی ایک محدث اور فقیہ تھے اس کے ساتھ ساتھ ان کا تصنیفی کام بھی بہت زیادہ ہے ، ان میں سے چند ایک کا ذکر درج ذیل ہے:

1. **مختصر معانی الآثار**: اس میں "معانی الآثار" للامام طحاوی کا اختصار کیا گیا ہے۔
2. **تخریج احادیث الکشاف**: یہ کتاب علامہ زمخشری کی تفسیر کشاف کی احادیث اور آثار کی تخریج ہے ۔
3. **نصب الرایه فی تخریج احادیث الهدایه**: یہ امام زیلعی کی بہت عمدہ کتاب ہے اس کتاب کی بہت زیادہ شہرت ہے۔[9]

نصب الرایہ کا تعارف اور خصائص

احادیث کی تخریج پر مشتمل نہایت عمدہ اور مشہور کتاب ہے۔اس میں امام زیلعیؒ نے مشہور فقیہ علامہ علی بن ابو بکر مرغینانی کی فقہ کے موضوع پر لکھی گئی کتاب "الهدایة" کی احادیث کی تخریج کی ہے۔[10] یہ امام زیلعی کی بہت مشہور کتاب ہے۔اس کی چند نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

- ہدایہ کی تخریج کے موضوع پہ یہ سب سے پہلی کتاب ہے، باقی تمام اس کے بعد میں لکھی گئیں۔حافظ ابن حجر کا زمانہ علامہ زیلعی کے بعد کا زمانہ ہے، ان کی کتاب الدرایه جو کہ "نصب الرایہ" کا ملخص ہے وہ بھی بعد میں لکھی گئی ۔ بعض نے محمد بن ابو الوفاء(م ۷۷۵ھ ۱۳۷۳ء) کی تخریج بعنوان "تخریج أحادیث الهدایة" کا بھی ذکر کرملتا ہے لیکن وہ کتابی شکل میں نہیں ہے لیکن اس کے مخطوطات بعض کتب خانوں میں موجود ہیں۔
- نصب الرایہ میں امام زیلعیؒ نے فقہ حنفی کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کی فقہ کو بھی ذکر کیا ہے، کیونکہ انہوں نے اس میں صرف حنفی مسلک اور اس کے دلائل بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ تمام مسالک کے آئمہ کی آراء کو بالتفصیل نقل کیا

OPEN ACCESS

ہے۔

- اس کتاب میں امام صاحب نے فقہ کے ساتھ ساتھ حدیث اور رجال کی کتب سے بھی کچھ ابحاث شامل کی ہیں اور ساتھ میں کچھ نادر ونایات کتب سے بھی حوالہ جات اور ابحاث شامل کی ہیں جیسے صحیح ابو عوانہ، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن السکن اور معاجم، مسانید اور سنن کے دوسرے متعدد مجموعے، ابن عبد البر کی کتاب الاستذکار اور التمہید یا بیہقی، خطیب، ابن عدی ابو حاتم اور ابن جوزی وغیرہ کی علل ورجال کی ناپید کتب وغیرہ۔
- اس میں مصنف نے احکام پر خصوصی احادیث کا ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مسائل کو سمجھنے اور احکام کو مستنبط کرنے کے حوالہ سے بھی رہنمائی پیش کی ہے ۔
- اس کتاب کی اہم خصوصیت میں سے یہ ہے کہ امام زیلعی نے بغیر کسی تعصب وحمایت کے تحقیق وتخریج پیش کی ہے اور باقی مسالک کے ائمہ کے اقوال کو بھی نہایت دیانتداری کے ساتھ نقل کیا ہے ۔ اپنی کتاب میں اپنے مسلک کی بھی بے جا حمایت نہیں کی۔
- یہ صرف فقہ کی کتاب نہیں بلکہ حدیث کی بھی بہت اہم کتاب ہے۔ اس میں احادیث کا مجموعہ موجود ہے اور ان احادیث کی اسناد کو بھی ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ان کی صحت وضعف کے بارے میں بھی بتایا ہے۔
- احادیث کو پوری دیانت کے ساتھ بیان کرنے کے ساتھ اس کے باقی طرق کو بھی بیان کیا ہے اور اس محدث کا نام بھی ذکر کرتے ہیں کہ فلاں محدث نے اس حدیث کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے ۔

ان خصوصیات کی بناپر نصب الرایہ کی عظمت واہمیت کا کسی قدر اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

نصب الرایہ میں امام زیلعی کا منہج واسلوب

امام زیلعی نے نصب الرایہ میں تخریج کا بہت عمدہ اسلوب اپنایا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

سب سے پہلے ھدایہ میں درج شدہ روایت اپنی اصلی عبارت کے ساتھ نقل کرتے ہیں پھر اس کے تمام طرق جہاں جہاں وہ روایت موجود ہے ان سب طرق کو بیان کرتے ہیں اور ان میں موجود الفاظ کے فرق کو درج کرتے ہیں، پھر صاحب ھدایۃ کی حدیث کے توابع اور شواہد نقل کرتے ہیں اور ساتھ میں محدث کا نام بھی ذکر کرتے ہیں جس نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے تابع اور شاھد کے لئے "احادیث الباب" کا رمز اختیار کرتے ہیں، اس کے بعد اگر مسئلہ مختلف فیہ ہے تو دیگر آئمہ کی دلیل بننے والی احادیث کو بھی نقل کرتے ہیں جن کے لیے "أحاديث الخصم" کا رمز وعنوان اختیار کرتے ہیں اور اس حدیث کی تخریج بھی نقل کرتے ہیں۔

علامہ زیلعی ؒ اس سارے عمل میں غیر جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور کسی بھی قسم کا تعصب انکے اس کام میں آڑے نہیں آتا ۔

فقہ کی کتب کی ترتیب کے مطابق اس کتاب کے ابواب کی ترتیب رکھی گئی ہے مثلاً سب سے پہلے "کتاب الطھارۃ" کی تخریج کی گئی

CC BY

ہے لیکن ابواب کی ترتیب میں امام زیلعی نے اصل کتاب کو مدنظر رکھا ہے اور اس کے مطابق کتاب کے ابواب رکھے ہیں، اس سے مطالعہ کرنے والے کے لئے بہت آسانی ہے کیونکہ جب قاری اصل کتاب کے ابواب کے مطابق دیکھے گا تو اسے اصل کتاب کی طرح ابواب مل جائیں گے۔

اس میں صاحب ہدایۃ کی بیان کردہ حدیث کے ہم معنیٰ جتنی بھی روایات ہوں ان کو "احادیث الباب" کے عنوان سے ذکر کرتے ہیں اور ان روایات کے مخارج اصلیہ کو بھی نقل کر دیتے ہیں۔

اگر مسئلہ میں اختلاف ہو تو مذہب حنفی کے مخالفین کی روایات کو بھی تفصیل سے نقل کرتے ہیں اور ان احادیث کے مخرج کو بھی نقل کرتے ہیں اور ان روایات کو "احادیث الخصوم " کے عنوان سے تعبیر کرتے ہیں۔[11]

تلخیص الحبیر (حافظ ابن حجر)

مصنف کا مختصر تعارف

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ مشہور مفسر، محدث اور شارح حدیث ہیں۔ حافظ ابن حجر نے صحیح البخاری کی شرح فتح الباری لکھی اور لسان المیزان جیسی مایاناز کتب تحریر کی ہے۔ آپ کا دورانیہ چودھویں صدی کے نصف سے لے کر پندھرویں صدی کے نصف تک ہے۔ آپ مصر میں پیدا ہوئے اور آپ کا تعلق شافعی مسلک سے تھا۔ حدیث کے میدان میں آپ کا بہت بڑا مقام ہے چونکہ آپ کا رجال پر بھی کافی کام موجود ہے مثلاً الاصابہ فی تمیز الصحابہ، تہذیب التہذیب، بلوغ المرام اور اصول حدیث کی کتاب نخبۃ الفکر قابل ذکر ہیں۔ حصول علم کے لئے مختلف ممالک کے اسفار کئے جس کی وجہ سے حافظ عصر کے نام سے بھی یاد کئے جاتے ہیں۔ آپ کی علمی خدمات کی وجہ سے آپ کو شیخ الاسلام بھی کہا جاتا ہے۔[12] حافظ ابن حجر کا پورا نام "احمد بن علی بن محمد بن علی بن احمد" ہے۔ چونکہ آپ کا خاندان آل حجر تھا اس لئے آپ کو ابن حجر کے نام سے شہرت ملی۔ آپ کے خاندان میں سے بہت زیادہ محدث اور فقیہ گزرے ہیں اس لئے آپ کا خاندان علمی خاندان شمار ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجرؒ کی ولادت قاہرہ میں بروز بدھ ۱۲ شعبان ۷۷۳ ہجری بمطابق ۱۸ فروری ۱۳۷۲ء میں ہوئی۔ آپ کے والد نور الدین شافعی مذہب کے عالم اور شاعر تھے۔ آپ نے ابھی عمر کی چار بہاریں ہی دیکھیں تھی کہ آپ کے والد رحلت فرما گئے ان کی رحلت کے بعد شیخ ذکی نے آپ کی کفالت کی۔ حافظ ابن حجر اپنے دور کے مشہور عالم دین تھے وقت کے علماء بھی آپ سے علمی رہنمائی لیتے تھے۔ اسی وجہ دور دراز سے طلبہ حصول علم کے لئے آپ کی طرف رجوع کرتے تھے اور دین کے علم سے سرفراز ہوتے تھے۔ آپ نے کئی علمی مراکز میں تدریس کے فرائض سر انجام دئے اور بہت سے اداروں میں درس حدیث بھی دئے ہیں۔[13] 788ھ (1386ء) میں شیخ ذکی کی وفات کے بعد آپ وطن واپس آگئے۔ مصری محدث ابن القطانؒ سے بھی فیض یاب ہوئے، اور آپ نے ابن ملقن اور علامہ بلقینی کی فقہ کا مطالعہ کیا اور حافظ عراقی سے بھی استفادہ کیا جو حدیث میں ماہر تھے۔ اس کے بعد آپ نے مختلف ممالک کے سفر کئے جس میں مکہ اور مدینہ کے سفر بھی شامل ہیں۔[14]

OPEN ACCESS

آپ نے 79 سال 3 ماہ 26 دن کی عمر میں اتوار 8 ذوالحجہ 852 ھ بمطابق 2 فروری 1449 ء کو عشاء کی نماز کے بعد انتقال کیا۔ مصر میں اس وقت برجی خاندان کی حکومت تھی۔ آپ کی نمازِ جنازہ قاہرہ میں ادا کی گئی جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ نمازِ جنازہ میں برجی مملوک سلطانِ مصر الظاہر سیف الدین بھی موجود تھے۔ حافظ سخاوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں اتنا بڑا نمازِ جنازہ کبھی نہیں دیکھا۔ نماز جنازہ آپ کے استاد علامہ بلقینی نے پڑھائی۔[15]

تلخیص الجبیر کا تعارف اور خصائص

کتاب کا پورا نام "تلخيص الحبير فی تخريج احاديث الرافعی الکبير" ہے۔ یہ نہایت عمدہ اور مفید کتاب ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے " البدرالمنير في تخريج الأحاديث والآثار الواقعه في الشرح الكبير " کی تلخیص کی ہے۔ اس کا ذکر حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں فرمایا ہے۔ اس میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ " الشرح الکبیر " ایسی کتاب ہے جس کی احادیث کی تخریج بہت سارے علمائے امت نے کی ہے، ان میں پانچ علمائے کرام حافظ ابن حجر عسقلانی سے پہلے گزرے ہیں۔ ان کا ذکر امام صاحب نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں بھی کیا ہے۔

یہ کتاب فقہی ابواب پر مرتب ہے اور بہت سے فوائد پر مشتمل ہے۔ جن اصول و ضوابط کو مصنف نے اختیار کیا ان پر کتاب کے آغاز سے اختتام تک عمل کیا۔

- آپ حدیث کو اس کے اصل متن کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، تمام احادیث وہی نقل کی ہیں جو اصل کتاب میں تھیں، ان میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی اس میں کسی طرح کی تخفیف کی ہے جو الفاظ اصل کتاب میں تھے ان کو جو کا توں نقل کر دیا ہے۔
- تخریج کے وقت حدیث کو اصل مصدر کی طرف منسوب کرتے ہیں۔
- حدیث کا حکم بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف، اگر ضعیف ہو تو سببِ ضعف بھی اختصار سے بیان کر دیتے ہیں۔
- حدیث کے بیان کے ساتھ جرح و تعدیل بھی بیان کرتے ہیں اور اس سلسلے میں ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال بھی نقل فرماتے ہیں۔
- ایک حدیث دیگر جتنے بھی صحابہ سے مروی ہو ان سب کا ذکر کرتے ہیں۔
- بعض مقامات پر احادیث میں موجود الفاظ کے اختلاف کو بھی بیان کرتے ہیں۔
- حدیث بیان کرنے کے بعد آخر میں حدیث کے مسائل و فوائد بھی نقل کرتے ہیں۔

تلخیص الجبیر میں حافظ ابن حجر کا منہج واسلوب

اس کتاب کی تصنیف کا طریقہ تقریباً وہی ہے جو " الدرايه فی تخريج احاديث الهدايه " کا تھا۔ اس میں تمام احادیث فقہی ابواب کے مطابق مرتب ہیں۔ حافظ ابن حجر شرح میں موجود نص کو ذکر کرتے ہیں اور پھر اس کی سند اور متن میں جو علتیں وغیرہ

CC BY

ہوں ان کو اور نص کی تخریج کو بیان کرتے ہیں۔ایک روایت بیان کرنے کے ساتھ اس کے تمام مخارج کو بیان کرتے ہیں کہ وہ کس کس کتاب میں موجود ہے۔اس کے بعد اس حدیث کا حکم بھی درج کرتے ہیں۔اس کے ساتھ اس سے ملتی جلتی روایات اور کن کتب میں ہیں ان کا بھی ذکر کرتے ہیں۔اس کے علاوہ اگر اس روایت کے بارے میں کسی اور کا حکم بھی ہو تو اس کو بھی نقل کر دیتے ہیں۔اس روایت سے متعلقہ فوائد کو بھی ذکر کرتے ہیں۔

خلاصہ بحث

تخریج اور حوالہ کسی بھی کتاب کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔تخریج کے ذریعے بآسانی اصل مصدر تک رسائی قاری کو مطمئن کر دیتی ہے اور معترض بھی کسی قسم کا اعتراض نہیں کر پاتا۔جبکہ تخریج وحوالہ کے بغیر نقل کی گئی عبارت کے رد کئے جانے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔اگرچہ انٹرنیٹ نے بہت سی سہولیات پیدا کر دی ہیں لیکن ابھی بھی کتب تخریج کی افادیت اپنی جگہ مسلم ہے جس سے صرف نظر ممکن نہیں۔ائمہ محدثین نے اس موضوع پر اپنے اپنے دور میں بہت کام کیا ہے جن میں امام زیلعی کا نام بہت نمایاں ہے ، جس باعث تخریج کے موضوع پر جس کسی نے بھی بعد میں لکھا اس نے امام زیلعی کی کتاب نصب الرایہ سے استفادہ ضرور کیا۔امام زیلعیؒ نے اپنے دور کی مشہور کتاب "ہدایہ "کی تخریج کی ، جس میں احادیث کے مصادرِ اصلیہ کی توضیح کے ساتھ ساتھ احادیث پر حکم بھی نقل کیا ،مزید ائمہ اربعہ کے اقوال بھی نقل کئے۔یہ کتاب بہت شہرت کی حامل اور متعدد خوبیوں پر مشتمل ہے۔نصب الرایہ کے علاوہ فن تخریج پر لکھی جانے والی ایک اہم کتاب حافظ ابن حجر کی "تلخیص الجبیر" بھی ہے۔انہوں نے اپنی اس کتاب میں بہت عمدہ انداز سے احادیث کی تخریج پیش کی ہے اور اس سلسلے میں موصوف نے "نصب الرایہ" سے بھی استفادہ کیا جیسا کہ خود مقدمہ میں نقل فرمایا ہے۔حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب میں کسی خاص مسلک کی نمائندگی نہیں کی بلکہ احادیث کی تخریج کی اور اس سے متعلق محدثین کی آراء نقل کیں۔مذکورہ دونوں کتبِ تخریج اپنے فن میں نہایت جامع اور مفید ہیں۔بلاشبہ آج بھی طالبانِ علومِ حدیث ان سے استفادہ کرنے سے ہرگز مستغنی نہیں ہوسکتے۔

CC BY

حوالہ جات

[1]السخاوی، شمس الدین، فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث، دار المنہاج، ریاض، س ن، 3/338

[2]الشیخ احمد بن محمد بن الصدیق الغماری، حصول التفریج باصول التخریج، مکتبہ الطبریہ الطبیعۃ الاولیٰ، 1996ء، ص 21

[3]محمد محمود بکار، علم تخریج الحدیث، دار طیبہ للنشر والتوزیع، ریاض، ص:120

[4]اصول تخریج ودراسۃ الاسانید، ص:10

[5]شریف محمد بن جعفر الکتانی، الرسالۃ المستطرفہ، دار البشائر الاسلامیہ، جز:1، صفحہ:186

[6]ابن فہد، تقی الدین الہاشمی المکی، لحظ الالحاظ بذیل طبقات الحفاظ، (دار الکتب العلمیہ ، بیروت، 1998ء، جز:1، صفحہ:88

[7]عبد الحی الکھنوی، الفوائد البھیہ فی تراجم الحنفیہ، مطبعہ السعادۃ، 1324ھ، ص:95

[8]جمال الدین الاتابکی، النجوم الزاہرہ فی ملوک مصر والقاھرہ، دار الکتب المصریۃ، القاھرہ، 1929ء، ج:11، ص:10

[9]الرسالۃ المستطرفہ، ج:1، ص:186

[10]ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، دار المصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، ج:2، ص:249-252

[11]اصول تخریج، صفحہ:90

[12]ماخوذ از: السخاوی، شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن، الجواہر والدرر، دار ابن حزم، بیروت، س ن، ج1، ص36

[13]ایضاً

[14]ماخوذ از: الجواہر والدرر، ج1 ، ص 271

[15]محمد کمال الدین عزالدین، سلسلۃ المورخین ابن حجر عسقلانی مورخاً، صفحہ 15،14،13،12

CC BY